

3967 - کھانے اور صدقہ کرنے میں قربانی تقسیم کرنے کی کیفیت

سوال

میری آپ سے گزارش ہے کہ قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنے والی کوئی حدیث ہے تو بیان فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قربانی کے گوشت کو صدقہ کرنے کے بارہ میں حکم وارد ہے ، اور اسی طرح کھانے اور اسے ذخیرہ کرنے کی اجازت بھی وارد ہے -

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں :

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عید الاضحیٰ آنے پر دیہاتوں سے غریب لوگ جلدی جلدی مدینہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تین دن تک گوشت رکھو اور جو باقی بچ رہے اسے صدقہ کر دو ، اس کے بعد لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

لوگ اپنی قربانیوں (کے چمڑوں) سے مشکیزہ تیار کرتے اور اس کی چربی پگلاتے ہیں ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیوں ؟ وہ کہنے لگے : آپ نے قربانی کا گوشت تین سے زیادہ کھانے سے منع کر دیا تھا ، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

میں نے تو تمہیں ان آنے والوں کی وجہ سے منع کیا تھا (جو غریب دیہاتی لوگ مدینہ آئے تھے) لہذا کھاؤ اور ذخیرہ بھی کرو -

دیکھیں : صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (3643) -

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح کرتے ہیں ہوئے کہتے ہیں : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

(میں نے تو تمہیں ان آنے والوں کی وجہ سے روکا تھا) یہاں پران کمزور اور غریب دیہاتی لوگوں کی غمخواری کرنے کے لیے روکنا مراد ہے ،

قولہ (یجملون) یا پرزبر اورمیم پرزیر اورپیش کے ساتھ کہا جاتا ہے جملت الدھن واجملته اجمالا ای اذبتہ ، یعنی میں نے چربی پگلائی -

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : (میں نے تو تمہیں ان آنے والوں کی وجہ سے روکا تھا جو آئے تھے لہذا کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور صدقہ بھی کرو) یہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے کی ممانعت ختم ہونے کی صراحت ہے ، اور اس میں کچھ گوشت صدقہ کرنے اور کھانے کا بھی حکم ہے -

اور قربانی کے گوشت کے صدقے کے بارہ میں یہ ہے کہ جب قربانی نفلی ہو ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ اس کے گوشت میں سے صدقہ کرنا واجب ہے کیونکہ اس پر اس کے نام کا وقوع ہوتا ہے ، اور مستحب یہ ہے کہ اس کا اکثر گوشت صدقہ کر دیا جائے -

ان کا کہنا ہے : اور کم از کم کمال یہ ہے کہ ایک تہائی کھائے اور ایک تہائی صدقہ کرے اور ایک تہائی ہدیہ دے ، اور اس میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نصف کھائے اور نصف صدقہ کرے ، اور یہ استحباب میں ادنی قدر کے خلاف ہے ، لیکن کافی ہونے کے اعتبار سے یہ ہے کہ اتنا گوشت صدقہ کرنا جس پر اسم صدقہ بولا جاتا ہے جیسا کہ ہم بیان بھی کر چکے ہیں -

اور اس گوشت کو کھانا مستحب ہے نہ کہ واجب ، اور جمہور علماء کرام نے فرمان باری تعالیٰ میں امر کو مندوب یا مباح کے معنی میں لیا ہے اور پھر یہ حضر کے بعد واقع ہوا ہے

فرمان باری تعالیٰ ہے : لہذا اس میں سے کھاؤ - انتھی -

اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

خود کھانے اور صدقہ کرنے اور فقراء مساکین کو کھانے کی کوئی حد مقرر نہیں اگر وہ چاہے توفقراء و مساکین اور غنی لوگوں کو پکا کر کھلائے یا انہیں کچا گوشت ہی دے دے - دیکھیں : الکافی (1 / 424) -

اور شافعیہ کہتے ہیں :

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

گوشت کا اکثر حصہ صدقہ کرنا مستحب ہے ، وہ کہتے ہیں : کم از کم کمال یہ ہے کہ ایک تہائی کھائے اور ایک تہائی صدقہ کرے اور ایک تہائی ہدیہ دے ، اور وہ کہتے ہیں : نصف بھی کھانا جائز ہے ، اور صحیح یہ ہے کہ اس کا کچھ حصہ صدقہ کرنا چاہیے ۔ دیکھیں : نیل الاوطار (5 / 145) اور السراج الوہاج (563)

اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

ہم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کا مذہب رکھتے ہیں جس میں ہے (وہ خود ایک تہائی کھائے اور ایک تہائی جسے چاہے کھائے ، اور ایک تہائی مساکین و غرباء پر تقسیم کر دے) ۔

اسے ابوموسیٰ اصفہانی نے الوظائف میں روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے ، اور ابن مسعود ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول بھی یہی ہے ، اور صحابہ کرام میں سے کوئی ان دونوں کا مخالف نہیں ۔

دیکھیں : المغنی (8 / 632) ۔

قربانی کے گوشت میں صدقہ کرنے کی واجب مقدار کے بارہ میں اختلاف کا سبب روایات میں اختلاف ہے :

کچھ روایات میں تو معین نسبت کی تعیین ہی نہیں کی گئی مثلاً بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جس میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تا کہ جس کے پاس ہے اسے دے جس کے پاس نہیں ، لہذا تم بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ اور جمع کرو) ۔

دیکھیں : سنن ترمذی حدیث نمبر (1430) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن صحیح کہا ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور دوسرے اہل علم کا علم بھی اسی پر ہے ۔

واللہ اعلم ۔